میں پس و پیش کرے گا اسے شہر میں داخل نہیں ہونے دیا جائے گا۔ قاضی یحییٰ نے پھانسی پر عملدرآمد کا حکم دیا تو اسے بھی کورا جواب دیا جائے گا۔ عبداللہ فیصلہ کن لہجے میں کہتا ہے کہ قاضی یحییٰ بادشاہ کا غلام ہو یا پھر قانون کا۔ آج کے دِن اس کے فتوے کی تعمیل نہیں ہو سکے گی۔ زبیر کو سولی پر لٹکانا ممکن نہیں ہوگا۔ اس کی زندگی بچ جائے گی۔

مزید معروضی سوالات

س: زبیر کو حلاوہ کے حوالے کیوں کیا گیا؟ اس وقت اس کی عمر کتنی تھی؟

ج: زبیر صرف تین روز کا تھا جب اس کی والدہ کا انتقال ہو گیا۔ اسے تین روز کی عمر ہی میں حلاوہ کے حوالے کر دیا گیا جس نے اس کو اپنا دودھ پلایا۔

س: عبداللہ نے حلاوہ کی مایوس کن گفتگو کا کیا جواب دیا؟

ج: عبداللہ نے کہا کہ آج کے دِن کے اختتام پر بھی زبیر زندہ ہوگا۔ عمر پائے گا اور رب العالمین کے فضل و کرم سے تجھے اور مجھے، ہم دونوں کو قبر کے شگاف میں اُتارے گا۔

س: عبداللہ نے حلاوہ کو یہ یقین دہانی کیسے کرائی کہ زبیر کی جان بچ جائے گی؟

ج: عبداللہ نے حلاوہ سے کہا کہ تمام راستوں پر آدمی پھیل چکے ہیں جو شہر میں صرف اسی آدمی کو داخل ہونے دیں گے جو قرآن کی قسم اُٹھائے گا کہ اسے زبیر کی سزا سے کچھ سروکار نہیں۔

س: عبداللہ کے خیال میں چوک میں ہجوم کیوں جمع ہے؟

ج: عبداللہ کہتا ہے کہ لوگ سولی کا تماشا دیکھنے کے لیے نہیں کھڑے ہوئے بلکہ اس لیے کھڑے ہیں کہ یہ ناپاک کام خود کریں گے نہ ہونے دیں گے۔

س: مجرم کو پھانسی دینے والا شخص کہاں چلا گیا؟

ج: عبداللہ قاضی کو بتاتا ہے کہ مجرم کو پھانسی دینے والا شخص منہ اندھیرے ہی کہیں چلا گیا اور کسی کو بتا کر نہیں گیا کہ وہ کہاں جا رہا ہے۔

س: قاضی نے پوچھا باہر کون ہے تو عبداللہ نے کیا جواب دیا؟

ج: عبداللہ نے کہا میرے سوا قرطبہ کے سارے مرد گھر کے باہر کھڑے ہوئے ہیں لیکن ان میں سے ایسا کوئی بھی نہیں جو آپ کے فتوے کی تعمیل کر سکے۔

س: قاضی نے عبداللہ کو فتوے کی تعمیل کے لیے کہا تو اس نے کیا جواب دیا؟

ج: عبداللہ نے کہا کہ میں تعمیل نہیں کر سکتا۔ نہ کوئی اور شخص جسے میں جانتا ہوں، کر سکتا ہے۔ اس فتوے کی تعمیل ابلیس کر سکتا ہے یا آپ خود کر سکتے ہیں۔

س: افسر نے قاضی کو کیا جواب دیا؟

ج: افسر نے کہا حضور! اللہ تعالیٰ مجھے توفیق بخشے کہ آپ کے فرزند کو سولی پر چڑھانے سے پہلے میں خود سولی پر

چڑھ جاؤں۔

س: قاضی نے ہجوم سے مخاطب ہو کر کیا کہا؟

ج: قاضی نے کہا لوگو! ایک مجرم منتظر ہے کہ اسے سولی دی جائے اور سولی دینے والا کوئی نہیں۔ تم میں سے کوئی ہے جو یہ خدمت سرانجام دے سکے۔

س: سولی پر چڑھنے سے پہلے نوجوان زبیر نے کیا کیا؟

ج: نوجوان زبیر کو سولی دینے کے لیے لایا گیا تو اس نے قاضی کے ہاتھوں کو بوسہ دیا۔ قاضی اس کا والد تھا۔ وہ اپنے ہاتھوں سے اپنے بیٹے کو سولی دے رہا تھا۔

س: قاضی کو واپس آتے دیکھ کر عبداللہ نے حلاوہ سے کیا کہا؟

ج: عبداللہ نے حلاوہ سے کہا وہ آ رہا ہے۔ عورت! دیکھ قاتل آ رہا ہے۔ اس کی روح پر کالی رات چھائی ہوئی ہے۔

س: قاضی نے خود کو کمرے میں بند کر لیا تو حلاوہ نے کیا کہا؟

ج: حلاوہ نے کہا اس نے دروازہ بند کر لیا۔ اس نے خود کو بند کر لیا۔ اب یہ دروازہ کبھی نہ کھلے گا۔ ہم اب اسے کبھی زندہ نہ دیکھ سکیں گے۔